بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کا جواب: تیل کا بحران اور اس کی محرکات

سوال:

پچھلے دِنوں تیل کی قیمتوں میں اچانک کمی خاص کر ٹکساس آئل کی قیمت میں کمی اور اس کے منفی 30 تک پہنچنے کی خبریں گردش کرتی رہیں، حتی کہ منظم لین دین کے لیے مشہور خام برنٹ کی قیمت بھی 9 فیصد کم ہو کر 25 ڈالر بیرل پر آگئی۔۔۔ جس کے کئی اسباب ہیں چاہے وہ تیل ذخیرہ کرنے والے اسٹوروں کا مکمل بھر جانا ہو یا کورونا جس کی وجہ سے اقتصادی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں اور نتیجے میں پٹرول کی طلب میں کمی آگئی۔۔۔ الخ بہر حال تیل کے اس بحران کے اسباب کیا ہیں؟ کیا یہ جاری ہے؟ یہ امریکی اور عالمی معیشت پر کیا اثرات مرتب کرے گا؟

جواب:

تیل کے بحران کی حقیقت کو عمومی طور پر اور امریکی تیل (ٹکساس آئل) کے بحران کی حقیقت کو خصوصی طور پر اور اس کے امریکی معیشت اور عالمی معیشت پر اثرات کو سمجھنے کے لیے اقتصادی اور سیاسی حالات کے تین امور کو سمجھنا ضروری ہے: ٹکساس آئل پر کورونا کے اثرات، پھر برنٹ آئل پر اس کے اثرات، اس کے بعد امریکی اور عالمی معیشت پر اس کے اثرات۔

پہلا: تیل کے استعمال پر کورونا کے اثرات:

اس سال کے شروع سے ہی جب کورونا وائرس چین سے پھیلنا شروع ہوا، پھر یورپ منتقل ہوا اس کے بعد امریکہ پہنچا جس کے بعد لاک ڈاؤن کے اقدامات کا سلسلہ شروع ہوا اور بہت سے ممالک میں معیشت کے بہت سارے شعبے رک گئے۔ اسی طرح کورونا کے پھیلاؤ کے خوف سے کئی اہم ممالک خاص کر یورپ اور امریکہ کے درمیان سفری پابندیوں کی وجہ سے فضائی ٹریفک اور زمینی نقل و حرکت بھی منجمد ہو گئی۔ طبی اور غذائی مواد کے علاوہ باقی اشیاء کی عالمی تجارت کے رکنے سے بھی اس پر بڑا اثر ہوا جس نے نقل و حرکت متاثر کیا۔۔۔ یاد رہے کہ 68 فیصد تیل فضائی اور زمینی نقل و حرکت کے لیے استعمال ہوتا ہے (انڈیپنڈنٹ عربی 24/4/2020) یوں کورونا کے سبب تیل کی بین الاقوامی طلب میں کمی آگئی، کورونا کے ایک کے بعد ایک ملک میں پھیلنے کے سبب طلب میں مزید کمی ہوتی گئی کیونکہ کورونا جس ملک میں بھی پھیل گیا اس کی معاشی سرگرمیاں متاثر ہوئی، مگر تیل کے ساتھ اس کا تعلق کچھ زیادہ ہی تھا۔ جب کورونا مغربی یورپ کے اہم ممالک میں پہنچا تو تیل کے عالمی طلب میں کمی آگئی کیونکہ یہ ممالک بہت زیادہ تیل استعمال کرتے ہیں، اور جب وبا امریکہ پہنچی اور بہت تیزی سے پھیلنے لگی تو تیل کی قیمتوں کا بحران نمایاں ہو گیا کیونکہ امریکہ ہی دنیا میں 20 فیصد تیل استعمال کرتا ہے، اس سے تیل کی بین الاقوامی طلب میں 30 فیصد کمی آگئی جو کہ روزانہ 100 ملین بیرل استعمال کرتا ہے۔ ہم طلب میں اس کی کے حوالے سے دیے جانے والے بیانات میں سے صرف دو کا ذکر کریں گے؛

پہلا بیان: بدھ 15/4/2020 کو بین الاقوامی توانائی ایجنسی نے توقع ظاہر کی کہ اپریل سے تیل کے عالمی طلب میں یومیہ 29 ملین بیرل کی کمی متوقع ہے جو کہ گزشتہ 25 سال کی کم ترین سطح ہے۔۔۔ الوفد اخبار کے ویب سائٹ 15/4/2020)۔

دوسرا بیان: روس کے توانائی کے وزیر الیگزینڈر نواک نے اعلان کیا کہ تیل کی عالمی طلب میں 20 سے 30 ملین بیرل یومیہ کمی آئی ہے، ہم تیل کی عالمی طلب کے کم سے کم سطح پر پہنچ چکے ہیں۔ (العربیہ نیٹ 22/4/2020)۔

یوں تیل کی طلب میں اس درجے کی کمی آئی جس کا تصور صرف عالمی جنگ کی حالت میں ہی کیا جا سکتا تھا! یہ سب کچھ 3 سے 4 مہینوں کے دوران ہوا یعنی کورونا بحران کے دوران یہاں تک کہ ٹکساس آئل کی قیمت منفی 37 ڈالر تک گر گئی اور یہ 20/4/2020 کی بات ہے اور اس دن کو "بلیک منڈے" کا نام دیا گیا۔

دوسری بات: دوسری صورت حال جو کہ سیاسی صورت حال ہے:

چونکہ تیل اسٹریٹیجک چیز ہے اس لیے ریاستیں اسے دوسری ریاستوں کو ضرب لگانے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ یہاں بات امریکی پالیسی کی ہو رہی ہے جس نے سعودیہ کو ایک ہی مہینے میں روس کے ساتھ تیل کی قیمتوں کی جنگ میں دھکیل دیا، جس کی وضاحت یوں ہے:

1) امریکہ تیل کی قیمتوں کو برقرار رکھنے کے لیے روس کو تیل کی پیداوار کم رکھنے پر مجبور کرتا تھا تاکہ امریکی شیل آئل کمپنیاں مارکیٹ میں مقابلہ کر سکیں کیونکہ امریکی شیل آئل نکالنے کا خرچہ زیادہ ہے۔ اس پالیسی کے ذریعے سعودیہ تین سال سے روس کو اوپیک پلس کے مجموعے کے ضمن میں پیداوار 2.1 ملین بیرل کم کرنے پر قائل کرنے میں کامیاب رہا تھا۔ روس کے ساتھ سعودیہ کا یہ معاہدہ مارچ 2020 کے آخر میں ختم ہو رہا تھا، یہ معاہدہ کورونا سے پہلے کا تھا اور کورونا کے وبا کے دوران اس کی مدت ختم ہو رہی تھی۔

2) چین میں کورونا وبا پھیلنے کی ابتدا اور وہاں سے اٹلی منتقل ہونے کے ساتھ ہی تیل کی قیمتوں میں کمی آنے لگی اور برنٹ فی بیرل 45 ڈالر کا ہو گیا۔ قیمت کی یہ سطح جو مزید گر رہی تھی امریکی تیل کی پیداوار کے لیے خطرناک تھی اور اسے تیل کی مارکیٹ سے باہر کر سکتا تھی، اس لیے قیمتوں کو بڑھانے کی ضرورت تھی۔ تب امریکہ سعودیہ

کے ذریعے روس پر دباؤ بڑھا کر پیداوار مزید کم کرنے کے لیے متحرک ہوا تاکہ کورونا وائرس کے سبب، تیل کی عالمی طلب میں کمی کی وجہ سے، قیمتوں کو مزید گرنے سے بچایا جاسکے چنانچہ 6/3/2020 کو اوپیک پلس کا اجلاس ہوا جس میں روس نے پیداوار میں مزید کمی سے انکار کر دیا!

3) اوپیک پلس کے اس مذکورہ اجتماع کی ناکامی کے بعد اور اوپیک میں اختلافات کی خبروں سے تیل کی قیمتیں فوراً 10 فیصد گر گئیں۔

4) اس اجتماع کی ناکامی کے بعد چند دن تک سعودیہ نے روس کو پیداوار میں کمی کرنے پر مجبور کرنے کے لیے قیمتوں کی جنگ چھیڑ دی جس کے لیے اس نے پانچ اقدامات اٹھائے:

ا۔ 2.1 ملین بیرل یومیہ کمی کے معاہدے سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا حالانکہ روس نے سابقہ معاہدے کی پابندی کی حامی بھری تھی۔

ب۔ یکم اپریل سے، جو کہ روس کے ساتھ معاہدے کے اختتام کی تاریخ تھی، پیداوار میں بے تحاشا اضافہ کر دیا، سعودی عرب نے روزانہ 12 سے 13 ملین بیرل تک پیداوار میں اضافہ کر دیا جبکہ کورونا کی وجہ سے عالمی طلب میں کمی آ رہی تھی۔

ج۔ اپنے ایشیائی گاہکوں کے لیے فی بیرل تیل کی قیمت میں 6 ڈالر کی کمی کر دی جو کہ تاریخ میں اس طرح کی پہلی کٹوتی تھی۔

د۔ اس طرح کے اقدامات کے ذریعے وہ مارکیٹ میں روس کے گاہکوں کو توڑنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ھ۔ سمندر میں تیل کو ذخیرہ کرنے کے لیے دیوہیکل جہاز کرائے پر حاصل کیا تاکہ تیل کی قیمت مزید گرے۔

5) ان اقدامات کے ذریعے، جن کا اعلان تھوڑے دن بعد 6/3/2020 کو (اوپیک پلس کے ناکام اجتماع میں) میں کیا گیا، سعودیہ نے تیل کی قیمتیں گرا دیں یہاں تک کہ تیل کی ایک تہائی قیمت گر گئی۔ پیر کے دن تیل کی قیمتوں میں یہ کمی 1991ء میں خلیج کی جنگ کے دوران ہونے والی کمی کے بعد سب سے بڑی کمی ہے۔ سعودیہ کی جانب سے کورونا وبا کے دوران تیل کی عالمی طلب میں کمی کے باوجود پیداوار میں اضافے سے تیل کی سپلائی بہت بڑھ گئی! اسی وجہ سے خام برنٹ کی قیمت مقررہ معاہدوں کے لیے 22 فیصد کم ہو کر 37.05 ڈالر بیرل ہو گئی اس سے قبل 31 فیصد سے 31.02 ڈالر کی کمی ہوئی تھی جو کہ 12 فروری 2016 کے بعد سب سے زیادہ کمی ہے۔۔۔ رائٹرز 9/3/2020)۔ یاد رہے کہ خام برنٹ کو شمالی سمندر میں تیل کے کنوؤں سے نکالا جاتا ہے اور خام تیل برنٹ، فورٹیز، اوزبرگ اور ایکووِسک پر مشتمل ہوتا ہے اور اسی کو دنیا کی تیل کے دو تہائی پیداوار کی قیمتوں، خاص کر یورپی اور افریقی مارکیٹ میں، تعین کے لیے بطور معیار استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ٹرانسپورٹ کے اخراجات کے بعد قیمت مناسب ہو تو اسے بعض دفعہ امریکہ اور بعض افریقی ممالک برآمد کیا جاتا ہے۔ خام برنٹ کے مقررہ معاہدوں کے لین دین کو لندن میں انٹر کانٹینینٹل اسٹاک ایکس چینج کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے، یعنی سعودیہ نے اپنے اقدامات کے ذریعے تیل کی قیمتوں کو گرا دیا اور یکم اپریل کے بعد سعودیہ کے اقدامات پر عملدرآمد شروع ہوا کیونکہ روس کے ساتھ اوپیک پلس کا معاہدہ مارچ کے آخر میں اختتام پذیر ہوا۔ مارکیٹ میں تیل کی سپلائی بڑھنے سے چوتھے مہینے اپریل میں (20/4/2020 کو) تیل کی قیمتیں 30 ڈالر سے نیچے آ گئیں۔

6) یہ سعودی پالیسی روس پر دباؤ ڈالنے کے لیے امریکی پالیسی تھی، مگر اس پالیسی کو تقریباً دو مہینے پہلے واشنگٹن میں تیار کیا گیا تھا یعنی کورونا وبا کے سبب تیل کی طلب میں بے تحاشا کمی سے قبل خاص کر امریکہ کے اندر، ان دونوں عوامل (سعودیہ کے ذریعے امریکی پالیسی اور تیل کی طلب میں ہوش ربا کمی سے) ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے روس پر تباہی کے ہتھوڑے کا وار دائیں بائیں لگنے لگا جس کی زد میں خود شیل آئل کی امریکی کمپنیاں بھی آ گئیں! یعنی امریکہ نے تیل کی قیمتوں میں کمی کی جو منصوبہ بندی کی تھی اس کے مطابق اسے توقع نہیں تھی کہ قیمت اس حد تک گر جائے گی۔ کمی کی اس حد کی یہی دو وجوہات تھیں؛ امریکہ کی جانب سے سعودیہ کے ذریعے روس پر دباؤ ڈالنے کی پالیسی اور وبا کی وجہ سے تیل کی طلب میں مسلسل کمی، مگر امریکی پالیسی کو وضع کرتے وقت امریکہ کو اس قدر گراوٹ کا اندازہ نہیں تھا۔ امریکہ کے اندر شیل آئل کمپنیوں پر دباؤ بڑھتا رہا۔ 2 اپریل کو امریکی تیل کمپنی "وٹینگ پیٹرولیم" نے دیوالیہ ہونے کا اعلان کیا اور شیل آئل کی مزید سو کمپنیاں دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ گئیں کیونکہ مارکیٹ میں تیل کی قیمت تیل نکالنے کے خرچے سے بھی کم ہو گئی: (کیونکہ شیل آئل کے ایک بیرل نکالنے کا کم سے کم خرچہ 35 ڈالر ہے) (عرب مارکیٹ ویب 11/3/2020)۔

انڈیپنڈنٹ عربی 24/4/2020 کے مطابق 23/4 جمعرات کو ٹکساس آئل کے جولائی کے معاہدوں کے لیے قیمت 15 ڈالر جبکہ ستمبر کے لیے 27 ڈالر تھی اور 2020 کے آواخر کے معاہدوں کے لیے 30 ڈالرز۔ اس چیز نے شیل آئل پر دباؤ میں اضافہ کر دیا۔۔۔

7) کورونا وبا کی وجہ سے امریکی تیل کی صنعت جن مشکل حالات سے دوچار ہوئی اسی کی وجہ سے امریکی انتظامیہ تیل کی پیداوار میں کمی کے لیے سعودیہ اور روس میں مداخلت کرنے کے عزم کا اظہار کرتی رہی۔ امریکی صدر نے روسی صدر کو فون کیا اور تیل کی قیمتوں کے حوالے سے (سعودیہ نہیں) امریکہ کے ساتھ ساز باز کرنے کی دعوت دی، اسی طرح ٹرمپ نے سعودیہ سے بھی رابطہ کیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ روسی صدر سے بہت مفید بات چیت ہوئی اور سعودی ولی عہد سے بھی شاندار گفتگو ہوئی (یورو نیوز 1/4/2020)۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ نے سعودیہ اور روس کے درمیان تیل کی پیداوار میں کمی کے معاہدے کی نگرانی کی جو کہ تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ ہے جس کی رو سے تیل کی پیداوار یومیہ 10 ملین بیرل کم کی جائے گی۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیم (اوپیک) اور ان کے اتحادی طلب میں کمی کے بعد تیل کی پیداوار میں یومیہ 10 فیصد کمی کرنے کے معاہدے پر پہنچ گئے۔۔۔ اب تک جس بات کی تصدیق ہو چکی ہے اس کے مطابق اوپیک اور اتحادی اپنی پیداوار میں یومیہ 9.7 ملین بیرل کمی کریں گے (بی بی سی 12/4/2020)۔ اس معاہدے پر 1/5/2020 سے عملدرآمد کیا جائے گا اور یہ دو مہینے کے

لیے ہو گا، اس کے بعد اس پر دستخط کرنے والے ممالک تیل کی عالمی طلب کو دیکھ کر کوئی قدم اٹھائیں گے۔ یہ مختصر مدتی معاہدہ ہے یعنی صرف دو مہینوں کے لیے جس میں جولائی کے اختتام تک تیل کی عالمی طلب میں اضافے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ تاہم اس بات کو دیکھا جا سکتا ہے کہ تیل کی قیمتیں اس قدر زیادہ گر گئیں تھیں کہ مارکیٹ پر اس معاہدے کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا اور نہ ہی قیمتوں میں کوئی خاطر خواہ اضافہ ہوا، بلکہ برنٹ کی قیمت 30 ڈالر سے بھی نیچے گر گئی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ عالمی طلب 30 ملین بیرل یومیہ کے حساب سے کم ہوئی اس لیے پیداوار میں یومیہ 10 ملین بیرل کمی سے بھی فرق نہیں آیا!

تیسرا: تیسری صورت حال امریکی تیل ذخائر کی ہے

امریکی تیل کے ذخائر دو قسم کے ہیں، پہلی قسم ریاست کے اسٹریٹیجک اور دوسری قسم کمپنیوں کے ذخائر ہیں۔ اس صورت حال نے تیل کی قیمتوں میں کمی کے بحران کو بڑھا دیا: اس کے ایک جزو کا تعلق اسٹریٹیجک ذخائر سے ہے جبکہ دوسرے کا ٹکساس آئل سے ہے۔ اس کی وضاحت کچھ یوں ہے:

1۔ تیل کے اسٹریٹیجک ذخائر (جو کہ ریاست کے ہیں) سے مراد نکالے گئے تیل کے زیر زمین ذخائر ہیں جن کو بحرانوں کے دنوں میں استعمال کرنے کے لیے محفوظ کیا گیا ہے۔ 1973 کی جنگ کے بعد عالمی توانائی ایجنسی کے مشورے پر بیشتر ممالک نے یہ ذخائر بنائے ہیں۔ اس کے علاوہ بڑے ممالک میں سے ہر ملک کے اپنے تیل کے ذخائر ہیں جو تیل کی سپلائی بند ہونے کی صورت میں 30 سے 90 دن تک ان کی ضروریات پوری کر سکیں۔۔۔

2۔ 1975 میں امریکی کانگریس نے ایک قانون منظور کیا تھا جس کی رو سے وفاقی حکومت خام تیل کو ذخیرہ کرنے کی پابند ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال اور تیل کی سپلائی بند ہونے کی صورت میں اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ امریکہ کے تیل کے ذخائر ٹکساس اور لویزیانا کے ساحلوں پر ہیں جس کی سخت حفاظت پر امریکہ بہت خرچہ اٹھاتا ہے۔ 2009 میں امریکی ذخائر کی مقدار 727 ملین بیرل تھی۔ وفاقی حکومت کے ذخائر کے علاوہ تیل کی صنعت سے وابستہ امریکی کمپنیاں بھی وفاقی حکومت کے ذخائر کے برابر تیل ذخیرہ کرتی ہیں۔ ان کمپنیوں کے یہ ذخائر بھی ٹکساس میں ہیں کیونکہ ایک عرصے سے یہ امریکہ کی سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والی اسٹیٹ ہے جس کو "خام ٹکساس" کہا جاتا ہے اس طرح ہمسائیہ اسٹیٹ اوکلاہوما میں جہاں سے ٹکساس آئل کو خشکی کے ذریعے امریکہ کے آخر تک پہنچایا جاتا ہے۔۔۔

3۔ 6 مارچ 2020ء کو تیل کی قیمتوں میں کمی اور روس اور سعودیہ کے درمیان قیمتوں کی جنگ چھڑنے پر کئی ممالک بشمول امریکہ اور چین اپنے ذخائر بھرنے لگے۔ ٹرمپ نے اس وقت تیل کی قیمتوں میں کمی پر خوشی کا اظہار کیا۔۔۔ امریکہ نے سعودیہ وغیرہ سے سستے تیل کی خریداری جاری رکھی۔ بلیک منڈے سے پہلے ٹکساس کے ذخائر اگر مکمل نہیں تو کسی حد تک بھر چکے تھے۔ تیل کو ذخیرہ کرنا مسئلہ بن گیا کیونکہ طلب نہ ہونے کی وجہ سے ٹکساس میں تیل پیدا کرنے والوں کی سپلائی کو بند کرنا پڑی۔

4۔ یوں امریکہ کے تیل کے اسٹریٹیجک ذخائر بڑی حد تک بھر گئے اور تیل بردار جہاز ٹکساس آئل لے کر اوکلاہوما کے علاقے کاشینگ کے اسٹوروں تک قطار در قطار کھڑے ہو گئے جہاں ان سے تیل وصول کیا جاتا ہے۔ یوں اوکلاہوما میں خام تیل کے ذخائر بڑھ گئے اور طلب میں کمی کی وجہ سے آئل ریفائنریز کا کام بھی سست روی کا شکار تھا (الجزیرہ نیٹ 20/4/2020)۔ کاشنگ میں تیل ذخیرہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش 76 ملین بیرل ہے۔ عام طور پر جن کے ساتھ معاہدے ہوئے ہوں وہ کاشنگ میں تیل وصول کرتے ہیں۔ جب ان کو وصول کرنے کا وقت ہو جائے اور وہ خشکی سے اس کو امریکہ کے اندرونی علاقوں میں پہنچا کر کم خرچے پر ذخیرہ کرتے ہیں، مگر ہوا یہ کہ، اوکلاہوما خاص کر کاشنگ کے علاقے میں جہاں ٹکسا آئل ذخیرہ کیا جاتا ہے، اسٹور بھر گئے بلکہ تیل 5 ملین بیرل زیادہ ہو گیا جبکہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے امریکہ میں تیل کے استعمال میں 25 فیصد کمی آئی (رائ الیوم 25/4/2020)۔ اس لیے یہ کہنا ممکن ہے کہ تیل کے یومیہ عالمی طلب میں 30 فیصد تک کمی یعنی 30 ملین بیرل کی یومیہ کمی اس کی قیمتوں میں کمی کا پہلا سبب ہے۔ امریکہ کی جانب سے سعودیہ کے ذریعے روس پر دباؤ کی پالیسی معمول اور عمومی حالت کے لیے تھی، یہ بحران کے وقت کے لیے نہیں تھی، اسی لیے اس کے نتیجے میں قیمتوں کے گرنے کا یہ بحران پیدا ہوا!

چوتھا- اس سب نے ٹکساس آئل پر اثر ڈالا، اوکلاہوما میں اس کے اسٹور بھر گئے، کم خرچے پر مزید اسٹور کرنے کی گنجائش نہیں رہی اس لیے ان معاہدوں سے کسی بھی قیمت پر جان چھڑانا ضروری ہو گیا، یہی ٹکساس آئل بحران یا "بلیک منڈے" تھا جو کہ 20/4/2020 کو رونما ہوا جبکہ تیل کو منفی 37 ڈالر فی بیرل فروخت کیا گیا اور امریکی اسٹاک ایکسچینج میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو بڑے خسارے کا سامنا ہوا۔۔۔ جس کی وجہ سے صورت حال اس طرح گھمبیر ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، یعنی کاشینگ کے اسٹورز بھر گئے، جب بھی اسٹاک بھرنے کے قریب ہوتے ہیں، جو کہ بہت ہی کم ہوتا ہے، ذخیرہ کرنے کے اخراجات بہت بڑھ جاتے ہیں چونکہ معیشت کے بند ہونے کی وجہ سے تیل کے استعمال کی صورت حال بدستور مشکوک تھی اس لیے کاشینگ میں تیل ذخیرہ کرنے کے اخراجات بہت بڑھ گئے یعنی یہ دوسرا عامل تھا جس نے مئی/جون کے لیے کیے گئے سودوں کو نمٹانے کے لیے دباؤ بڑھا دیا اس لیے ان کے معاہدوں کے لیے قیمت 10 ڈالر پر آگئی پھر 5 ڈالر پر، اور پھر ڈرامائی طور پر منفی صفر پر پہنچ گئی، اس کے بعد منفی 37.6 تک پہنچی۔ اس طرح اس سے وابستہ لوگ اور اسٹاک ایکسچینج میں سرمایہ کاری کرنے والوں نے نقصان اٹھایا ٹکساس آئل کے بلیک منڈے کا بحران 20/4/2020 کو اس طرح رونما ہوا، صورت حال کا اس طرح گھمبیر ہونا اس بڑے بحران کا سبب بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ٹکساس آئل بحران کی وجہ سے سعودیہ اور روس کے درمیان اوپیک پلس معاہدہ پر خوشی منانا ٹرمپ کو راس نہ آئی جب اس نے 12/4/2020 کو کہا تھا کہ "اس سے امریکہ میں توانائی کے شعبے میں ہزاروں نوکریاں پیدا ہوں گی، میں روسی صدر پوٹین اور سعودی بادشاہ سلمان بن عبد العزیز کا شکریہ ادا کرتا ہو" (سی این این عربی 21/4/2020)۔ ٹرمپ

کی خوش فہمی حقیقت سے کوسوں دور تھی اور تیل کی قیمتوں میں اس طریقے سے کمی نے نہ صرف امریکہ کو خوفزدہ کیا بلکہ پوری دنیا ششدر رہ گئی، اس سے اقتصادی بحران نے شدت اختیار کی، توانائی کا شعبہ تو آتش فشاں کی طرح پھٹ گیا!

یاد رہے کہ خام مغربی ٹکساس متوسط West Texas Intermediate کو امریکہ کے تیل کے کنوؤں سے نکالا جاتا ہے، خاص طور پر ٹکساس، لویزیانا اور شمالی ڈاکوٹا کے تیل کے کنوؤں سے، پھر اس کو حوالہ کرنے کے لیے پائپ لائن کے ذریعے اوکلاہوما میں کوشینگ پہنچایا جاتا ہے، اور مغربی ٹکساس متوسط West Texas Intermediate کا لین دین نیویارک اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے کیا جاتا ہے جو کہ شکاگو کی تجارتی انڈیکس کی ملکیت ہے۔

پانچواں-دوسری طرف امریکہ نے کورونا بحران کے شروع میں امداد اور پیکج دینے کے منصوبوں پر اعتماد کیا جو کہ درجہ بدرجہ تھا۔ پہلا قدم چھوٹا تھا جو کہ 8.3 ارب ڈالر کا تھا جس کو کورونا وبا کو پھیلنے سے روکنے کے لیے صحت کے شعبوں پر خرچ کرنا تھا، اس کے بعد جب وبا نے صحت کے شعبے سے ہٹ کر معیشت پر ضرب لگائی تو امریکہ نے شرح سود کو کم کر کے تقریباً صفر تک پہنچایا اور 700 ارب ڈالر کے پیکج کا اعلان کیا، جس کا مقصد معیشت کو کورونا کے اثرات سے بچانا تھا (بی بی سی 16/3/2020) ۔یوں مارکیٹ کے بہاؤ کو جاری رکھنے کی کوشش میں اس کو افراط زر میں ڈبو دیا۔ اس کے بعد 27/3/2020 کو 2.2 ٹریلین ڈالرز کے stimulus پیکج کا اعلان کیا جو کہ امریکی تاریخ کا سب سے بڑا پیکج ہے، جس میں سے بیشتر ان کمپنیوں کے قرضوں کو خریدنے کے لیے تھا جو دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ گئی تھیں۔ اس دوران فیڈرل ریزروبینک نے پہلے ہی اعلان کیا تھا کہ وہ 500 ارب ڈالر سے زیادہ کے ریزروبانڈ خریدے گا اور 200 ارب سے زیادہ پراپٹی مالیاتی رسید خریدے گا۔ اسی طرح امریکی مرکزی بینک نے اعلان کیا کہ وہ 300 ارب ڈالر سے کمپنیوں اور کاروباری صارفین کے کام کی انشورنس کے لیے فنڈنگ کا پروگرام بنا رہا ہے (ٹریڈرز ایپ 24/3/2020)۔ اس کے علاوہ کورونا سے متاثرین کی صحت پر اٹھنے والے اخراجات تباہ کن ہونے کا امکان ہے جس سے کئی انشورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو سکتی ہیں، جو کہ بہت بڑی کمپنیاں ہیں۔ ساتھ ہی امریکہ کو سخت بے روزگاری کا سامنا ہے، کورونا کی وجہ سے تقریباً 30 ملین امریکی بے روزگار ہو چکے ہیں۔ جو کمپنیاں ان لوگوں کو روزگار دے رہی تھیں ان کی مالی حالت بہت خراب ہے اس لیے ان کو جلد دوبارہ اسی سال روزگار دیئے جانے کا امکان نہیں ہے۔ اس قدر بڑی تعداد میں بے روزگاروں کو الاؤنس دینا سرکاری خزانے پر بڑا بوجھ ہو گا۔ اب تک 22 ملین لوگوں نے بے روزگاری الاؤنس کے لیے اندراج کیا ہے اور ابھی سلسلہ جاری ہے۔ اگر امریکہ اس بحران سے نکلنے کی اسی طرح کوشش جاری رکھتا ہے تو اس کی کرنسی کی ویلیو میں زبردست کمی آئے گی جو خود امریکہ اور ان ممالک کے لیے وبال ہو گا جو ڈالر میں لین دین کرتے ہیں۔

چھٹا: اس بحران نے صرف امریکہ کو نہیں کئی اور ممالک کو بھی متاثر مگر امریکہ کو زیادہ متاثر کیا:

1۔ یورپ کا حال بھی اپنے ہم مشرب امریکہ سے بہتر نہیں۔ کورونا کے محرکات نے اقتصادی بنیادوں کے ساتھ اس کی سیاسی بنیادوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا۔ ہم اٹلی، فرانس، جرمنی اور برطانیہ میں اس وبا کے بحران کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ فرانسیسی صدر میکرون نے 26/3/2020 کو ویڈیو لنک پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ "کورونا کے پھیلاؤ نے اتحاد کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی۔۔۔" انہوں نے مزید کہا کہ "یورپی پروجیکٹ خطرے سے دوچار ہے۔۔۔ ہمیں شنگن کے علاقے کے ختم ہونے کے خطرے کا سامنا ہے"۔ (رشیاٹوڈے 26/4/2020)۔ جرمن چانسلر مرکل نے کہا "میری نظر میں یورپی یونین اپنے وجود میں آنے کے بعد سب سے سخت آزمائش سے دوچار ہے۔۔۔ اہم بات یہ ہے کہ یونین کورونا کے سبب پیدا ہونے والے معاشی بحران سے مضبوطی سے نمٹے" (رائٹرز 7/4/2020)۔ اور اسپین کے وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے 5/4/2020 کو کہا" موجودہ صورت حال کی کوئی مثال نہیں، یہ ٹھوس موقف کا تقاضا کرتا ہے، ہم آج مل کر اس سے نمٹ لیں گے یا بطور اتحاد ناکام ہو جائیں گے۔۔۔" (فرانکفورٹ رغمانیہ جرمنی 23/4/2020)۔ 23/4/2020 کو یورپی قیادت نے ویڈیو لنک اجتماع میں اس بحران سے نکلنے کے لیے 500 ارب یورو کے پیکج کا اعلان کیا مگر انہوں نے، اس کی تفصیلات کو جس کے حوالے سے اختلافات ہیں، موسم گرما تک موخر کر دیا۔۔۔ انہوں امدادی فنڈنگ پر بحث کی اور مشترکہ کورونا بانڈ جاری کرنے پر بات کی۔ مگر جرمنی، ہالینڈ، آسٹریا اور فن لینڈ نے اسے مسترد کر دیا اور امدادی فنڈ کو بھی مسترد کر دیا جبکہ فرانس، اٹلی اور اسپین نے اس منصوبے کی حمایت کی کیونکہ زیادہ متاثر یہی ممالک ہیں۔ جرمنی کی طرف سے اسے مسترد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے نام سے قرضے دے کر ان ممالک کو اپنا مقروض بنانا چاہتا ہے تاکہ وہ یورپ کے دوسری ممالک پر حاوی ہو جائے۔۔۔!

2۔ جہاں تک چین کا تعلق ہے تو عالمی بینک نے خبردار کیا کہ 2019 کے 6.1 کے مقابلے میں چین کی شرح نمو 2020 میں کم ہو کر 2.3 ہو جائے گی (امریکی اخبار الحرۃ 10/4/2020)۔ اخبارات نے چین کے مرکزی بینک کے سربراہ کے حوالے سے خبر دی کہ: "وہ چینی حکومت کو مشورہ دے گا کہ بڑے شکوک وشبہات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال کے لیے شرح نمو کا تعین نہ کیا جائے۔" اور سرکاری اخبار اکانومسٹ ڈیلی نے "ماجون" چینی نیشنل بینک کے کیش کے شعبے کے عہدہ دار کے حوالے سے خبر دی کہ "6 فیصد نمو کا حصول بہت مشکل ہے" مزید کہا کہ "ہدف کا تعین کورونا کے حوالے سے نمٹنے کے حکومتی اقدامات سے مشروط ہے"۔

3۔ رہی بات روس کی تو اس کا 60 فیصد دارومدار تیل اور گیس کے برآمدات پر ہے۔ تیل کو روسی معیشت میں شہ رگ کی حیثیت حاصل ہے، اس لیے وہ اب اپنے خسارے کا حساب لگا رہا ہے جبکہ روسی کرنسی روبل بدترین صورت حال سے دوچار ہے۔ تیل کے بحران کے بعد ایک ڈالر 79 روبل کے مساوی ہو گیا ہے۔ رائٹرز نیوز

ایجنسی نے صورتِ حال پر بات کرتے ہوئے ایک روسی بینک کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ کہ "اگر بیرل تیل کی قیمت 10 ڈالر سے گر گئی تو جی ڈی پی سکڑ کر 15 فیصد کم ہو جائے گا"۔

ساتواں: سرمایہ داریت کی کجی بالکل واضح ہو گئی ہے، کورونا سے نمٹنے میں اس کی ناکامی نمایاں ہو گئی ہے، ریاستوں کے درمیان انانیت اس قدر واضح ہو گئی کہ وہ دھڑام سے زمین پر آن پہنچیں، اب صرف اس صحیح اسلامی آئیڈیالوجی کے علاوہ کچھ باقی نہیں، اب دوبارہ اسلام کو لے کر دنیا کی قیادت کرنے کا سنہری موقع ہے۔۔۔ مگر عالم اسلام کے حکمران اور اس نظام کے کرتے دھرتے امت کے متحرک ہونے کے سامنے رکاوٹ ہیں۔ یہ حکمران بڑے استعماری ممالک کے دامن تھامے رہنے پر مُصر ہیں، امت کو ایسی مخلص اور سچی قیادت کی ضرورت ہے جو اسلام کے ذریعے اس کی قیادت کرے، اور بلاشہ امت یہ جانتی ہے کہ حزب التحریر ہی وہ قائد ہے جو اپنوں سے جھوٹ نہیں بولتی، اس لیے امت کو صدق دل سے اس کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنی چاہیے **﴿وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ "اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا یقینا اللہ قوی اور برتر ہے"** (الحج، 22:40)۔

اے بھائیو، حالات بتا رہے ہیں کہ کورونا کے بعد کی دنیا کی صورت حال کورونا سے پہلے والی صورت حال سے مختلف ہے، جو ممالک اپنے آپ کو دنیا کے معبود سمجھتے تھے اور اللہ کی جانب سے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیے گئے قوانین کی بجائے دنیا کے لیے قوانین بناتے تھے، حق کو باطل باطل کو حق قرار دیتے تھے یہ ممالک اللہ کی ایک چھوٹی سے مخلوق کے سامنے بے بس اور عاجز ہو گئے جو آنکھ سے نظر بھی نہیں آتی، یہ اس سے نمٹ نہ سکے نہ اس کا علاج کر سکے۔۔۔ یہ اس وقت تک تاریکیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس قول کا کوڑا ان پر نہ برسا دیں، **﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً﴾ "کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل تو ہے ہی مٹنے کے لیے"** (الاسراء، 17:81)۔ دوبارہ خلافت کی صبح طلوع ہو گی اور چار دانگ عالم کو اپنے نور سے روشن کرے گی، **﴿وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيباً﴾ "کہتے ہیں کہ یہ کب ہو گا کہہ دو شاید یہ قریب ہے"** (الاسراء، 17:51)۔

چھ رمضان 1441 ہجری

بمطابق 29/4/2020.